

171981 - يھوہ كے گواہ كون ھيں اور اس فرقہ كى جانب منسوب مسلمان كى بيوى كا حكم كيا ھے

؟

سوال

ميرى بيوى يھوديوں كے " شھود يھوہ " نامى گروہ سے تعلق ركھتى ھے، ميں نے اسے كئى بار اسلام قبول كرنے كى دعوت بهى دى ليكن اس نے قبول نہيں كى، اس سے ميرى ايك سالہ بچہ بهى ھے، دين كے علاوہ ميرى ہر بات تسليم كرتى ھے تو كيا مجھے اسے اپنى بيوى بنائے ركھنا چاہيے ہو سكتا ھے ميرى دعوت سے وہ دين اسلام قبول كر ھي لے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

يھوہ عبرى زبان ميں رب كا نام ھے، اور اس گروہ كو " برج المراقبہ " يعنى نگران برج بهى كہا جاتا ھے.

" شھود يھوہ " نامى گروہ كے پيروكار جو اپنے آپ كو نصارى تصور كرتے ھيں، ليكن واقعات اس بات كے شاہد ھيں كہ نصارى اس گروہ سے برات كا اظہار كرتے ھيں، اور بعض نصارى ت وانہيں بدعتى خيال كرتے ھيں، اور كچھ انہيں كافر قرار ديتے ھيں!

انہيں كافر قرار دينے كا سبب يہ ھے كہ اس فرقہ كے لوگ عيسى عليه السلام كو اللہ تسليم نہيں كرتے، اگرچہ وہ معبودوں ميں سے اسے ايك معبود تصور ضرور كرتے ھيں، يعنى يہ دوسرے درجہ كا الہ مانتے ھيں، اللہ ايسے عقيدہ سے محفوظ ركھے.

اسى طرح اس گروہ لوگ باقى نصارى كو كافر كہتے ھيں حتى كہ اس گروہ كے ہاں حرام كاموں كى فہرست ميں " چرچ جانا بهى شامل ھے؛ اور يہ ہر ايك دوسرے كو الزام ديتے ھيں كہ ان كے پاس انجيل كا تحريف شدہ اور نقلى نسخہ ھے.

ظاہر يھى ہوتا ھے كہ يہ تنظيم يھوديوں كے شكجہ ميں جكڑى ہوئى ھے اور يھوديوں كے ماتحت ھے، اور يھوديوں كے عقائد و افكار كى آبيارى كرتى ھے، خاص كر دنيا كے خاتمہ كے ليے، انہوں نے جو دنيا كے خاتمہ كے جو دعوے كيے اس كا جھوٹ سامنے آ چكا ھے، اس كے باعث ان كے دين سے بہت سارى جماعتين نكل كر ان كے افكار كو ترك كر چكى ھيں.

ان کے عقائد میں شامل ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اللہ کی سب سے عظیم اور پہلی مخلوق ہیں، اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی لہذا یہ الہ بننے کے مستحق ٹھہرے! اور انہوں نے ہی مخلوقات کو پیدا کیا! اور وہ آسمان میں میخائیل نامی ایک فرشتہ ہیں جو باقی سب فرشتوں کا سردار ہے، اور زمین میں یسوع مسیح کے نام سے بشر ہیں!

اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ ان کی تنظیم کا کمیٹی اللہ کی جانب سے اختیار کی جاتی ہے! اور یہ تنظیم ہی اللہ تعالیٰ کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کے لیے واحد چینل ہے۔

اس لیے ان اور باقی نصاریٰ پر کافر کا حکم لگانے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، یہ سب نصرانی فرقے اور گروہ اللہ کے ساتھ اور بت پرستی و وثنیت کے عقائد پر مشتمل ہیں۔

اس لیے کہ "شہود یہوہ" نامی فرقہ نصرانیت کی طرف منسوب ہے اور ان کا دینی مرجع انجیل ہے تو یہ نصرانی فرقہ ہوا اور انہیں بھی وہی احکام دیے جائیں گے جو باقی نصاریٰ کو دیے جاتے ہیں۔

الموسوعة الميسرة في الاديان و المذاهب و الاحزاب المعاصرة میں "شہود یہوہ" نامی گروہ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"یہ دینی اور سیاسی عالمی تنظیم ہے، جو خفیہ تنظیم اور اعلانیہ فکر و سوچ پر قائم ہے، انیسویں صدی کے نصف میں امریکہ منظر عام پر آئی، جیسا کہ اس تنظیم کا دعویٰ ہے کہ یہ نصرانی تنظیم ہے، اور واقعات اس کی تائید کرتے ہیں کہ یہ یہودیوں کے کنٹرول میں ہے، اور یہودیوں کے لیے کام کرتی ہے، اور شہود یہوہ کے ساتھ ساتھ "نئی عالمی جماعت" کے نام سے جانی جاتی ہے، یہ "1931" میں منظر عام پر آئی اور امریکہ میں اسے منظر عام پر آنے سے قبل ہے "1884" میں اسے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا "انتہی

دیکھیں: الموسوعة الميسرة في الاديان و المذاهب و الاحزاب المعاصرة (2 / 658).

اور اسی کتاب میں یہ بھی درج ہے:

"ایک خاص فہم کے اعتبار سے اسے خاص نصرانی فرقہ شمار کرنا ممکن ہے، لیکن یہ لوگ واضح طور پر یہودیوں کے زیر اثر ہیں، اور بالجملہ یہودیوں کے عقائد رکھتے اور یہودیوں کے اہداف کے لیے کام کرتے ہیں۔

یہ قدیم فلاسفہ اور خاص کر یونانیوں کے افکار سے متاثر ہیں، ان کا اسرائیل اور یہودیوں عالمی تنظیموں مثلاً ماسونی وغیرہ سے خاص تعلق ہے۔

اس کے علاوہ ان کے انٹرنیشنل مشنری اور کیمونسٹ تنظیموں سے بھی تعلق ہیں "انتہی

دیکھیں: الموسوعة الميسرة في الاديان و المذاهب و الاحزاب المعاصرة (2 / 660).

دوم:

اکثر علماء کرام کے قول کے مطابق اس نصرانی عورت سے شادی جائز ہے، لیکن اس کے لیے کچھ شرطیں ان شروط کو دیکھنے کے لیے آپ (95572) اور (2527) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یہ شرط نہیں کہ شادی کے بعد وہ عورت مسلمان ہو، بلکہ اپنے عقیدے پر رہتے ہوئے بھی یہ عقد باقی رہے گا، لیکن ہم مسلمانوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ غیر مسلم عورت سے شادی مت کریں، بلکہ وہ مسلمان عورتوں میں سے ہی بہتر اور اچھی بیویاں اختیار کریں.

کیونکہ شادی میں بیوی کے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اس نے اپنی عزت اور خاوند کے گھر اور بچوں کی تربیت کرنا ہوتی ہے، یہ عظیم کام ایک صالحہ اور مستقیم مسلمان عورت ہی صحیح طرح سرانجام دے سکتی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت کرنے والی ہو.

میرے سائل بھائی معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، اگر آپ دیکھتے ہیں کہ اس عورت کے ساتھ ہی آپ کا رہنا اور اسے بیوی بنائے رکھنا ہی مصلحت ہے تو پھر آپ اسے بیوی بنائے رکھیں، اور اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کے گھر اور آپ کی اولاد کو خراب کر دیگی تو پھر آپ اس سے کنارہ کش ہو جائیں، اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے کا انجام خطرناک ہے، اس میں سے چند ایک اشیاء کا ہم درج ذیل سوالات کے جوابات میں ذکر کر چکے ہیں، آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

(12283) اور (20227) اور (44695).

لیکن آپ کو طلاق دینے سے قبل اپنے بیٹے کے متعلق بیوی سے احتیاط کرنی چاہیے، اسے آپ طلاق کے بعد بیٹے کی پرورش و تربیت کا حق مت دیں، یا پھر اسے کفریہ ممالک میں بھی ساتھ نہ لے جائے دیں؛ کیونکہ اس طرح آپ بیٹے کو ضائع کر دیں گے، اور اس کا دین خراب کر بیٹھیں گے.

واللہ اعلم .